سوال

(399) رضاعت کی وجہ سے حرمت کی حدود

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاتہ

دو عورتوں میں سے ایک کا بیٹا ہے اور دوسری کی بیٹی' لیکن انہوں نے ایک دوسرے کے بچوں کو دودھ پلایا ہے تو دودھ پینے والوں کے بھائیوں میں سے کون دوسروں کیلئے حلال ہے' رہنمائی فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

جب کوئی عورت کسی بچے کو پانچ معلوم رضعات یا اس سے زیادہ دو سال کی عمر کے اندر پلا دے تو دودھ پینے والا بچہ اس عورت اور اس کے شوہر کا جو کہ دودھ سبب ہے' بیٹا بن جاتا ہے اور اس دودھ والے شوہر سے اس عورت کی تمام اولاد اس بچے کے بہن بھائی بن جاتے ہیں' اسی طرح اس صاحب لبن دودھ والے شوہر کی تمام اولاد بھی خواہ وہ اس عورت کے بطن سے ہو یا کسی دوسری عورت کے بطن سے وہ بھی اس کے بھائی بن جاتے ہیں' اس عورت کے بھائی اس بچے کے ماموں اور اس صاحب لبن شوہر کے بھائی اس بچے کے چچا ہوں گے۔ عورت کا باپ اس بچے کا نانا اور اس کی ماں اس کی نانی ہوگی' صاحب لبن شوہر کا باپ اس بچے کا دادا اور اس کی ماں اس کی دادی ہوگی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء میں محرمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

وَأُمَّهَـٰتُكُمُ الَّـٰتى أَرضَعنَكُم وَأَخَو‌ٰتُكُم مِنَ الرَّ‌ضـٰعَةِ ۲۳ ... سورۃ النساء

''اور وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہو اور رضاعی بہنیں بھی تم پر حرام کر دی گئی ہیں۔''

اور نبیؐ نے فرمایا ہے:

((لا رضاع إلا في الحولين)) (سنن الدار قطنی)

''رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہیں''

آپ نے یہ بھی فرمایا ہے:

''رضاعت وہی معتبر ہے جو دو سال کے اندر ہو۔''

اور صحیح مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے :

((کان فیما أنزل من القرآن عشر رضعات معلومات یحرمن ثم نسخن بخمس معلومات ، فتوفی رسول اللہ ﷺ وہی فیما یقرأ من القرآن)) (صحیح مسلم)

''قرآن مجید میں دس معلوم رضعات کا حکم نازل ہوا تھا' جن سے حرمت ثابت ہوتی تھی' پھر ان کو پانچ معلوم رضعات کے ساتھ منسوخ کر دیا گیا اور نبیؐ کی وفات کے وقت وہ پرآن میں پڑھی جاتی تھیں۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الرضاع : جلد 3 صفحہ 367

محدث فتویٰ